بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام میں پہلے ہی اتنے فرقے ہیں تو غیر مسلم شخص کون سا اسلام قبول کرے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میں ایک غیر مسلم ہوں، مجھے اسلام کی دعوت دی جاتی ہے لیکن اسلام تو خود فرقوں میں بٹا ہوا ہے اور ایک فرقہ دوسرے کو جہنمی اور مردود کہتا ہے۔ اگر میں نے اسلام قبول کرنا ہو تو کون سا اسلام قبول کروں ؟

جواب

اسلام دین حق ہے، اسلام کے علاوہ کوئی دین بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں۔ اب رہی یہ بات کہ اگر اسلام دین حق ہے تو اس میں فرقہ بندی کیوں ہے ؟ تو جواب یہ ہے کہ اسلام میں ایک سے زائد فرقے پیدا ہو جانا، اس کے مذہب کے حق ہونے کے خلاف نہیں، کیونکہ یہ فرقہ واریت خود اسلام نے پیدا نہیں کی، بلکہ اسلام نے تو تفرقہ بازی سے منع فرمایا اور تمام مسلمانوں کو اُن عقائد اور اُس راستے کو اختیار کرنے کا پابند کیا جو مسلمانوں میں شروع سے موجود ہیں یعنی جن پر صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کا عقیدہ و عمل جاری رہا، لہذا اسلام نے تو سب کو آپس میں اجتماعیت و اتفاق کا حکم دیا ہے، مگر ہر دور میں نفس اور شیطان کے پیروکاروں نے اپنے آپ کو صحیح راستوں سے الگ کرکے اختلافات اور فرقوں کو جنم دیا، اور پھر ان کے افعال و عقائد کے اعتبار سے ان کو اس فرقے سے موسوم کیا جانے لگا۔ اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ شیطان کی سب سے پہلی کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ وہ انسان کو دین اسلام سے ہی دور کردے، لیکن اگر وہ اس میں کامیاب نہیں ہوتا تو پھر دین اسلام میں آنے والوں کو اس کے صحیح راستوں سے بہکانے کی کوشش کرتا ہے، اور گمراہی میں بتلا کرکے ان کے ذہن میں یہ خیال بھی ڈال دیتا ہے کہ اصل اسلام یہی ہے۔ جب مختلف فرقے ہوں تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ اسلام ہی غلط ثابت ہو گیا بلکہ اس کی جگہ یہ تحقیق کریں گے کہ ان فرقوں میں اسلام کی صحیح نمائندگی اور ترجمانی کرنے والا گروہ کون سا ہے ؟ وہی گروہ حقیقی اسلام والا ہوگا اور اسی کا اسلام اصل اسلام ہوگا اور بقیہ فرقوں کا غلط ہونا ان کے فرقوں کو غلط ثابت کرے گا نہ کہ اسلام کو۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ آج ہمارے معاشرے میں بہت سی چیزیں ہیں کہ جن کی اصل کے ساتھ نقل بھی موجود ہوتی ہے، جس شخص کو اصلی چیز کی پہچان حاصل ہوتی ہے، تو اس پہچان کے ذریعے وہ نقلی چیز سے بچ کر، اصلی چیز کو حاصل کرتا ہے اور اپنے آپ کو دھوکے سے بچالیتا ہے لیکن ایک نام سے غلط چیز موجود ہونے پر یہ نہیں کہا جاتا ہے کہ اصل شے بھی غلط ہے۔

تفرقہ بازی کی ممانعت سے متعلق ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُؕ وَ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: "اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو آپس میں مُتفرِّق ہو گئے اور انہوں نے اپنے پاس روشن نشانیاں آجانے کے بعد (بھی) آپس میں اختلاف کیا اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔" **(القرآن، پارہ 4، سورہ آل**

عمران : 105)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے : " اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے ۔ ۔ ۔ آج کل جو فرقہ پیدا ہوتا ہے وہ اس حکم کی مخالفت کر کے ہی پیدا ہوتا ہے اور مسلمانوں میں تفرقہ اندازی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور حدیث کے مطابق وہ شیطان کا شکار ہے ۔ ۔ خیال رہے کہ نا اتفاقی اور پھوٹ کا مجرم وہ شخص ہو گا جو مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر نئی راہ نکالے ، جو اسلام کی راہ پر قائم ہے وہ مجرم نہیں ۔ " **(تفسیر صراط الجنان، جلد2، صفحہ 28، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلام میں موجود مختلف فرقوں کے متعلق یہ کیسے معلوم ہو کہ اس میں کونسا فرقہ حق پر ہے ، اور کونسا باطل پر ، کیونکہ یہاں تو ہر فرقہ ہی اپنے حق پر ہونے کا دعویدار ہے ؟ حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ حق فرقہ کوئی ایک ہی ہو سکتا ہے ، سب حق پر نہیں ہو سکتے ، تو اب کسی ایک حق فرقے کی پہچان کیلئے ہمیں قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی طرف رجوع کرنا ہو گا کہ یہی اسلام کے بنیادی مآخذ اور اصول ہیں ۔ اگر اس حوالے سے قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے تو اللہ عزوجل نے انعام یافتہ لوگوں کے راستے کو " صراط مستقیم " یعنی ہدایت کا سیدھا راستہ بیان فرمایا ہے اور اسی راستے پر چلنے کا حکم دیا ہے ۔ پھر قرآن کریم میں ہی انعام یافتہ لوگ بھی واضح کر دیئے گئے ہیں کہ وہ لوگ جن پر اللہ عزوجل نے انعام کیا ، یہ انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور صالحین ہیں ۔

چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے : ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان : " ہمیں سیدھے راستے پر چلا ۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان (وانعام) کیا ۔ " **(القرآن، پارہ 1، سورۃ الفاتحہ : 5-6)**

انعام یافتہ لوگوں کو بیان کرتے ہوئے ، ارشاد فرمایا : ﴿وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا ۝﴾ ترجمۂ کنزالعرفان : " اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں ۔ " **(القرآن، پارہ 5، سورۃ النساء : 69)**

یونہی ایک آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے دین میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے راستے پر چلنے کا حکم ارشاد فرمایا ۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے : ﴿وَّاتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَىَّ﴾ ترجمہ کنزالعرفان : " اور میری طرف رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل ۔ " **(القرآن، پارہ 21، سورۃ لقمان : 15)**

مذکورہ آیت کی تحت تفسیر خازن میں ہے : " اتبع سبيل من أناب إلي أي اتبع دين من أقبل إلى طاعتي وهو النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه " ترجمہ : میری طرف رجوع کرنے والے کے راستے پر چل ، یعنی دین میں ان کے راستے پر چل جو میری اطاعت کی طرف آئے ، اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں ۔ **(تفسیر خازن، جلد3، صفحہ 398، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)**

قرآن کے بعد اسلام کا دوسرا بنیادی ماخذ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین ہیں، جنہیں احادیث سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں احادیث مبارکہ کی طرف نظر کی جائے تو ایک مقام پر جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں فرقہ بندی ہونے کی پیشن گوئی فرمائی، وہاں اُسی کے ساتھ نجات والے فرقے کی علامت بھی بیان فرمادی کہ سارے فرقے آگ میں ہوں گے اور نجات والا فرقہ جو بروزِ قیامت جنت میں جائے گا، یہ وہ فرقہ ہوگا جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوگا۔ ایک دوسری حدیث پاک میں اُس فرقے کی علامت کے متعلق فرمایا کہ "وھو الجماعۃ" وہ فرقہ مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ ہوگا۔

چنانچہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تفترق أمتي على ثلاث وسبعين ملة، كلهم في النار إلا ملة واحدة، قالوا: ومن هي يا رسول الله؟ قال: ما أنا عليه وأصحابي" ترجمہ: میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سوائے ایک کے سب کے سب دوزخ میں ہوں گے، صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ فرقہ کون سا ہوگا؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ فرقہ ہوگا جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوگا۔ **(ترمذی، جلد4، صفحہ 232، رقم الحدیث: 2641، دار الغرب الإسلامی، بیروت)**

اس حدیث کی شرح میں علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ المفاتیح میں ارشاد فرماتے ہیں: "المراد هم المهتدون المتمسكون بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدي، فلا شك ولا ريب أنهم هم أهل السنة والجماعة" ترجمہ: مراد یہ ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ وہ ہیں جو میرے طریقے کو اور میرے بعد خلفائے راشدین کے طریقے کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں، لہذا اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ لوگ اہل سنت والجماعت ہیں۔ **(مرقاۃ المفاتیح، جلد1، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، صفحہ 259، دار الفکر، بیروت)**

سنن ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے: "إن أمتي ستفترق على ثنتين وسبعين فرقة، كلها في النار إلا واحدة، وهي الجماعة" ترجمہ: بیشک میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، سب کے سب دوزخ میں ہوں گے، سوائے ایک کے اور وہ جماعت ہے۔ **(سنن ابن ماجہ، جلد5، صفحہ 130، رقم الحدیث: 3993، دار الرسالۃ العالمیۃ)**

اسی طرح ایک حدیث پاک میں اختلافِ امت کے وقت "سوادِ اعظم" یعنی مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت اور فرقے کے ساتھ رہنے اور اس کی پیروی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا، اور اس بڑی جماعت کی پیروی کا حکم اس لیے دیا گیا کہ اکثر لوگ کبھی بھی غلط بات پر جمع نہیں ہوسکتے، اسی کو حدیث پاک میں ان الفاظ سے بیان فرمایا کہ میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔

چنانچہ سنن ابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إن أمتي لا تجتمع على ضلالة، فإذا رأيتم اختلافا فعليكم بالسواد الأعظم" ترجمہ: بیشک میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر سوادِ اعظم کی پیروی لازم ہے۔ **(سنن ابن ماجہ، جلد2، صفحہ 1303، رقم الحدیث 3950، دار الرسالۃ العالمیۃ)**

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مرآۃ المناجیح میں ارشاد فرماتے ہیں: "جنتی ہونے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے: سنت کی پیروی اور جماعت مسلمین کے ساتھ رہنا۔ اسی لیے ہمارے مذہب کا نام اہل سنت وجماعت ہے۔ جماعت سے مراد مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے جس میں فقہاء، علماء، صوفیاء اور اولیاء اللہ ہیں۔ الحمد للہ! یہ شرف بھی اہل سنت ہی کو حاصل ہے۔" **(مرآۃ المناجیح، جلد1، صفحہ**

155، نعیمی کتب خانہ گجرات)

یہاں پہلے تو آیات مبارکہ سے یہ ثابت ہوا کہ صراط مستقیم وہ راستہ ہے جس پر صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین، جملہ اولیائے کرام، مشائخ عظام چلے ہیں، اور ہمیں بھی انہی کے راستے پر چلنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔

دوسرے نمبر پر احادیث سے مشترک طور پر حق فرقے کی یہ علامت ظاہر ہوتی ہے کہ حق اور آخرت میں نجات پانے والا فرقہ وہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کرنے والا ہے، اور اس کی دوسری بڑی علامت یہ ہے کہ اس فرقے کی تعداد بقیہ سب فرقوں سے زیادہ ہے یعنی وہ مسلمانوں کی ایک سب سے بڑی جماعت اور گروہ ہے جس میں تمام اولیائے کاملین اور بزرگان دین شامل ہیں۔

اب اگر ان بیان کی گئی علامات کو سامنے رکھتے ہوئے آج موجودہ فرقوں پر غور کیا جائے تو یہ واضح ہو جائے گا کہ وہ فرقہ جو حق پر ہے اور جس کی نجات کی بشارت حدیث مبارکہ میں دی گئی ہے، یہ **"اہل سنت وجماعت"** ہی ہے، کیونکہ یہی وہ فرقہ ہے جس میں تمام بزرگان دین اور اولیائے کاملین اور مشائخ عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین گزرے ہیں۔ اِن سب حضرات نے اُنہی عقائد اور اسی طریقے کو اختیار کیا جو سنت سے ثابت ہیں اور جس پر صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین چلے ہیں، یعنی اس فرقے کے عقائد وہی ہیں جو مسلمانوں میں شروع سے چلتے آرہے ہیں۔ پھر یہی سب سے بڑا فرقہ بھی ہے کیونکہ اسی فرقے میں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی، اشعری، ماتریدی سب شامل ہیں، اور دوسرے گمراہ فرقے سب کے سب مل کر بھی اس کی تعداد کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ فرقہ اہلسنت وجماعت ہی وہ فرقہ ہے جو اسلام کی صحیح تعبیر اور اسلام کی اصل تصویر ہے، اسی فرقے کی پیروی کی جائے اور اسی گروہ کے عقائد اختیار کرکے اپنے آپ کو نجات پانے والوں میں شامل کیا جائے۔ پھر چونکہ یہی حق اور ناجی فرقہ ہے، لہذا اس فرقے کی پیروی کرنا فرقہ واریت نہیں ہوگی بلکہ اصل اسلام کی پیروی ہوگی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 26 ربیع الآخر 1448ھ/09 اکتوبر 2026ء